

قرآن
اور
کلامی مقناطیسیت

سید ریاض حسین شاہ



قرآن اور کلامی مقناطیسیت

خطبات

(6)

سید ریاض حسین شاہ



اتفاق اسلامک سنٹر، ایچ بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور 042-35838038

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اربابِ محبت!

قرآن اور اسلام روشنیاں بکھیرتے، دلوں میں آمادگی اور قبولیت پیدا کر رہے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کریمانہ اخلاق اور نوازشوں سے لوگوں کی روحوں میں اتر رہے تھے۔ آپ جس طرف سے گذرتے پہاڑوں کی نوکیلی چٹانیں اور سنگریزے آپ پر درود و سلام بھیجتے۔ آپ کی شخصیت محبوبیت اور مقناطیسیت سے ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی لیکن مشرکین کب برداشت کر سکتے تھے کہ اسلام بت پرستی کے مسلک کو پاش پاش کر دے۔ ایک مرتبہ وہ سب لوگ ”دارالندوہ“ میں جمع ہوئے اور سوچا کہ اسلام کے اثر کو کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا ہمیں ایک ہی بات پر متفق ہونا چاہئے، ہمارے مختارات کلامی زیروزبر کا شکار نہیں ہونے چاہئیں۔ تجاویز کا تبادلہ جب شروع ہوا تو بعض نے کہا کہ قرآن کو کہانت سے تعبیر کیا جائے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن کہہ دیا جائے، اس سے آپ کی شخصیت کا اثر ختم ہو جائے گا۔

ولید بن مغیرہ نے کہا:

”بخدا وہ کاہن نہیں“ کاہنوں کے بے ربط جملے اور بے جوڑ فقرے میں نے بارہا سنے ہیں، قرآن سے بھلا کہانت کی کیا نسبت ہو سکتی ہے؟ جب بات ٹھکانے پر نہ آسکی تو بعض لوگ بولے: انہیں مجنون کہہ دیا جائے۔

ولید سے پھر نہ رہا گیا اور اس نے تردیداً کہہ دیا:

”تم نے ایسی بیہودہ بات کی ہے کہ لوگ مذاق اڑائیں

گے اور اس سے منکرینِ حقّت اٹھائیں گے۔“

بات ابھی ادھر ہی پہنچی تھی کہ ایک التہابی رنگ کا مغرور شخص اٹھا اور کہہ دیا: ”وہ شاعر ہیں شاعر“ ولید گویا ہوا:

”کیا تم شعر کی تمام اصناف سے واقف ہو؟ قرآن
ایسا کلام ہے جس پر شاعری کی کسی ایک صنف کا
بھی اطلاق نہیں ہو سکتا۔“

پسپائی کے لہجے میں کچھ لوگ اجتماعی رائے لائے بحث ختم کر دی جائے اور انہیں ”ساحر“ کہنے
پر اتفاق کر لیا جائے۔
ولید نے کہا:

”تم سب سمجھو گے کہ میں ہر دلیل کو توڑ دیتا ہوں لیکن میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا۔“
”اب تک جتنی بھی گفتگو ہوئی ہے اس میں کوئی لفظ
بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق حال نہیں ہو سکتا۔“
”جادوگروں کی غلیظ اور گندی زندگی مکارم اخلاق کے اس
حسین و جمیل پیکر سے بھلا کیا نسبت رکھ سکتی ہے۔“
ولید محفل سے یہ کہہ کر اٹھ گیا:

وَ اِنَّ لَهُ لَحَلَاوَةً
وَ اِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً
وَ اِنَّ اَعْلَاهُ لَمُشْمَرٌ
وَ اِنَّ اَسْفَلَهُ لَمُغَدَقٌ
وَ اِنَّهُ لَيَعْلُوَا
وَ لَا يُعْلَى عَلَيْهِ

بخدا اس کے کلام میں بڑی مٹھاس ہے حلفاً کہنے لگا ہوں

”یہ کلام محفوظ ہے اور اس کا لہجہ شبہ نسی ہے
 اس کی شاخیں ثمر بار ہیں
 اور اس کی جڑیں گہری اور رس بھری ہیں
 اور بے شک یہ کلام غالب آجاتا ہے
 اور اس پر کوئی کلام غالب نہیں آسکتا۔“

ولید نے اپنے تاثرات کارنگ محفل میں چھوڑا اور قدرے افسردہ اٹھ کر گھر چلا گیا۔ مجمع میں
 شور اٹھا کہ ولید صابی ہو گیا ہے۔

ابو جہل کہنے لگا: ”ٹھہرو“ یہ مشکل میں حل کئے دیتا ہوں۔۔۔۔۔“
 ماتمی سی شکل بنائی اور ابو جہل ولید کے گھر جا پہنچا۔

ولید نے مرحبا کہتے ہوئے ابو جہل سے کہا شکل کیوں بنالی ہے؟

ابو جہل بولا: ”ماتم اور صدے کے بغیر چارہ بھی کیا ہے آج قریش کے لوگ
 گھر گھر تیرے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں

اور کہہ رہے ہیں: ”ولید بھوکا ہو گیا ہے“ اسی لئے تو اس کی رغبتوں کا مرکز محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے ہیں۔
 ولید چیخا اور قدرے مشتعل ہو کر کہنے لگا:

لات اور عزی کی قسم!

”میرے جیسا رئیس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹکڑوں کی طرف دیکھ بھی نہیں سکتا۔“

لیکن ابو جہل غور سے سنو کہ عقل کی بات یہی ہے کہ وہ خود دلوں میں کھینے والی شخصیت کا مالک ہے
 اور اس کا پیش کردہ کلام ”بالا و اعلیٰ“ ہے

اور ”تم لوگ سراسر غلط ہو“

بات حقیقی یہی ہے لیکن میں تمہارے ساتھ ہم زباں ہو کر اسے ”ساحر“ مان لیتا ہوں۔

سامعین!

غور کریں ایمان تو اسے نصیب نہ ہوا لیکن قرآن کی جو تعریف اس نے کی اس کا ایک ایک حرف آج بھی داد چاہتا ہے اور الفاظ کی برجستگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سیرت بے حجاب کر کے آپ کی شخصیت کا ”حسن“ آشکار کر رہی ہے۔

حلاوت کیا ہے؟

عربی زبان میں ”الخلو“ پیش کے ساتھ مٹھاس کا معنی رکھتا ہے اور یہ تلخ ہونے کی ضد ہے اگر اس لفظ کو ”حَلُو“ فتح کے ساتھ پڑھا جائے تو پھر یہ مادہ میں مبالغہ کا معنی دیتا ہے، یعنی میٹھا ہونا ہر حد سے ماوریٰ ہے۔ کہتے ہیں ”حلی العنین“ وہ شخص ہوتا ہے جس کی محبوبیت کو اس کی آنکھیں مدحت و مدح سے بے نیاز کر دیں اور وہ ہر دل میں کھب جائے۔ اصمعی نے لکھا کہ ”حلو“ کا معنی شخصیت میں ان اسباب کا موجود ہونا ہوتا ہے جن سے کوئی شخصیت دل میں اتر جائے۔ اور نگ زیب عالمگیر اچھی تحریر کے لئے یہ لفظ لایا کرتے تھے۔ زبیدی حنفی نے لکھا کہ میٹھے پھل کو ”حلوه“ کہہ دیتے ہیں۔ کلام میں اگر تمام محاسن موجود ہوں تو اُسے حلاوت سے تعبیر کر دیتے ہیں، ایسا کلام اور فصیح شخص جس کے محاسن کی اجرت نہ دی جا سکے۔ ایک حدیث میں ”حلوان“ اجرت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اگر یہ ”حلی“ کے مادہ میں مخلوط ہو جائے تو پھر زیبائی معنی دے گا۔ ایک لفظ میں قرآن کی جو صفات سمجھ آئیں وہ یہ ہو سکتی ہیں:

- (1) کلام معجز کا بے مثال ہونا
- (2) کلام میں بلاغت کا اتم ہونا
- (3) کلام کا میٹھا ہونا
- (4) کلام میں حسونہ ہونا
- (5) کلام کا مؤثر ہونا
- (6) کلام کا تعریف سے بے نیاز ہونا
- (7) کلام میں تمام ادبی محاسن کا موجود ہونا
- (8) کلام میں مٹھاس اور شیرینی کا موجود ہونا

(9) کلام میں زیبائی اور حسن کا پایا جانا

(10) کلام میں تصنع نہ ہونا

(11) اور کلام کا ظاہری اور باطنی لحاظ سے جاذبیت رکھنا

طلاوت کیا ہے؟

طلاوت اس تازگی کو کہتے ہیں جو شبہم کے اترنے سے پھول کی پتیوں کو نصیب ہوتی ہے۔ طلال کا دوسرا معنی شرف اور بلندی ہوتا ہے۔ طلّ قرآن مجید نے شبہم کے معنوں میں بھی استعمال کیا ہے۔ ”طلا“ کا ایک مفہوم کشتی کے پھٹوں کو تیل وغیرہ کے ذریعہ پانی کی مار سے بچانا بھی ہوتا ہے۔ پھل کا چھلکا بھی ”طلّ“ ہوتا ہے۔ دانتوں پر مسواک استعمال کر کے، انہیں مضر اثرات اور کیڑے سے بچانا ”طلّی“ ہوگا۔

ولید بن مغیرہ اسلام اس کا مقدر نہ بن سکا لیکن وہ قرآن کے اندر معنوی صفات کو پا گیا۔ دنیاوی غرور اس کو لے بیٹھا اس کا یہ جملہ قرآن ایسا کلام ہے جس پر طلاوت ہے یہ مفہوم رکھتا ہے:

(1) قرآن حکیم کے مضامین، اس کی ترکیبیں اور اس کی معنویت تازگی رکھتی ہے گویا قرآن حکیم جو کچھ بیان کرتا ہے وہ پُر بہار ہے اس کے سدا بہار لہجے دلوں میں اترتے ہیں اور ذہنوں کو مسخر کر لیتے ہیں۔

(2) طلاوت لفظ میں اس طرف بھی اشارہ موجود ہے کہ یہ کلام محفوظ ہے کسی بداندیش کی سرکشی اور منفی کوشش قرآن مجید کی ظاہریت اور باطنیت کو عیب دار نہیں کر سکتی کوئی فرد یا جماعت قرآنی آیات کی شمعوں کو بجھا نہیں سکتی بلاشبہ اللہ نے اس کتاب کو محفوظ بنا دیا ہے۔

(3) تیسرا اشارہ طلاوت میں یہ ہے کہ کلام خود بھی بلند ہے اور جو اس کی تعلیمات کو مشعل راہ بنا لیتا ہے قرآن اس کو بھی بلندی بخشتا ہے۔

(4) قرآن کا اسلوب شبہمی ہے اس لئے کہ حروف جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں کے لمس سے خوشبو پالیتے ہیں تو صاحب کلام کا عشق اس کے اندر مخفی خشبوؤں کو آشکار کر دیتا ہے۔

(5) ائمہ لغت نے لکھا کہ ”طلو“ اور ”طل“ میں معنوی تقابرت ہے۔ مادہ اگرچہ الگ الگ ہے لیکن معنویت کی گہرائی یکساں ہے۔

(6) قرآن مجید ادا سیوں اور غموں کے ماحول سے نکالتا ہے۔ سرور اور خوشی اپنے قاری کو عطا کرتا ہے ہلکی بارش جیسے فصلیں اگاتی ہے ایسے ہی قرآن مجید کی دعوتیں صلاحیتیں عطا کرتی ہیں۔

اظہار کا تعمق

قرآن مجید کا تعمق علام و معارف کے خزانے اپنے قاری کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ یہ ایک درخت کی مانند ہے اس کی طرف جتنے آگے بڑھو درخت کی شاخوں کی طرح یہ پھلوں کے ڈھیر لگا دیتا ہے اور اس درخت کی جڑیں گہری ہیں سدا بہار ہونے کا اعجاز رکھتی ہیں۔ اس کلام کو جہاں پڑھا جائے یہ غالب آنے کی تاریخ رکھتا ہے کوئی جتنا بھی کوشاں ہو قرآن کے معجزات کو شکست نہیں دے سکتا۔ سامعین! مسلمانوں کو قرآن مجید سے تعلق مضبوط بنانا چاہئے اور محسوس کرنا چاہئے کہ اس وقت تاریخ کے خیابانوں میں درندے چھائے ہوئے ہیں جو چھانٹ چھانٹ کر اہل محبت کا خون پی رہے ہیں اور مسلمان خود اپنے چمن کو تاراج کرنے پر تلے ہوئے ہیں:

استغاثہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ہے:

تیرے پیام کی مشعل جلے تو کیسے جلے !
تیرا نظام مقدس چلے تو کیسے چلے
عذاب ٹوٹ پڑا ہے ، ٹلے تو کیسے ٹلے
حضور! ہزار زخموں کی ٹیسوں سے دل تپیدہ ہے۔

بقول نعیم صدیقی:

ستم کشیدہ ملت!! الم رسیدہ ہے۔



اللہ تعالیٰ صراطِ حق پر چلنا آسان فرمائے۔

حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

علامہ سید ریاض حسین شاہ

کی فکر قرآن سے منور اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی
روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے دوسروں کو پڑھائیے

تذکرہ

صحیفہ نور قرآن کریم کا عام فہم حکمت افروز،
سادہ اور منفر داسلوب میں ترجمہ

قرآن مجید کے مضامین کی روحانی تفسیر
عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی ایک منفر تفسیری سوغات
تحریر کی، تفسیری، تاریخی اور دعوتی اظہارات کا بے مثل گنجینہ
سیرت واسوہ کے ہفت رنگ اور تاریخ و دعوت کی احسن تعبیرات
سائنسی، تکنیکی، فکری اور اخروی زندگی کی توضیحاتی تصویر

Path to Eternity
Philosophy of Taqwa
Dignified Love That Glorifies

✱ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ✱ مصعب الخیر رضی اللہ عنہ ✱ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
✱ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ✱ بلال حبشی رضی اللہ عنہ ✱ ابوذر رضی اللہ عنہ
✱ سالم مولیٰ ابی حدیفہ رضی اللہ عنہ ✱ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ✱ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ

✱ فضائل شعبان ✱ کہکشاں چومتی ہے ✱ عقیدہ ختم نبوت ✱ خواتین دین کا کام کیسے کریں؟
✱ فکر شباب ✱ اپنے مسلک کا پاسان ہو جا ✱ تیرے نام پہ دو جہاں فدا ✱ حسن السمعت
✱ بارامات ✱ معیار عمل

یادیں اور باتیں	شاہ جی کی ہنسی مسکراتی زندگی پر حافظ محمد قاسم کی تحریری سوغات
جواب اس کا یہ ہے	شاہ جی کے اخباری انٹرویوز کا مجموعہ
جمال تقریبات	شاہ جی کے تقریباتی اظہارات، محسوس حاضر یوں کے دلاؤ بڑا نشانیے
جمال مراسلات	شاہ جی کے تنظیمی، تحریری اور دعوتی خطوط
جمال گفتگو	چھوٹی محافل میں بڑی باتوں کی تصویر کشی، ڈاکٹر منظور کی ایک کوشش

اُجالے حدیث کے	حضور ﷺ کی باتوں کا جملہ لانا نور
نفوشِ صحبت	حضور ﷺ کی صحبت میں رہنے والوں کا واقعاتی مرقعہ
سناہل نور	مرشد اکبر حضرت لالہ امی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافل نور کی کلمات مہربمت
مجمہ اصطلاحات	علمی اور فنی اصطلاحات کا ناچار مجموعہ
کوثرِ رحمت	زندگی کے حسن کو نکھارنے والا عجائب نافعہ
آتشِ حروف	مسلمانوں کے عروج کے لیے تڑپتے دلوں کی صدا
سوچوں کی بارات	ذہنوں میں ریگینے خیالات کو پشمہ رحمت سے فیض یاب کرنے کی ایک ٹپ
صحیح زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی ہیبت نازکیوں میں ملت اسلامیہ کے لیے حیات جاودا کا پیغام
لوں دقلم تیرے ہیں	اسلامی انقلاب کے لیے سلگتے جذبوں کا تحریری اظہار
صغیر انقلاب	خواب غفلت میں ڈوبے ہوئے افراد ملت کے لیے دعوت عمل
پردہ قارحیت	حُب رسول ﷺ کی جاں نواز کیفیت کی ایمان افروز تفصیل
عزت نواز عشق	فلسفہ عبادت پر ایک منفر تحریر
سراغِ زندگی	مشتمل ایک حسین تصنیف
حقیقت تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر
میلا دانی بیانِ برکت	علامہ ابن جوزی حدیث کی مشہور کتاب "بیان المیلاد النبوی" کا سلیس اردو ترجمہ

Website:
www.daleerah.info
E-mail:
aims58@gmail.com

ادارہ تعلیمات اسلامیہ، خیابان سرسید، سیکٹر III، راولپنڈی۔ 0300-5141965
اتفاق اسلامک سنٹر، H بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 0322-4301986
ادارہ تعلیمات اسلامیہ، W بلاک، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد۔ 041-8713691

کتب حاصل
کرنے کے لئے رابطہ